نہایت مُفید ہدایات کا مجموعہ

جن پر عمل کرنے سے دُلہن کا گھر جنّت بن سکتا ہے

اسلامی دُلہن

مُرتّب

شیخ المشایخ حضرت سیّد نصیر حُسین نقشبندی مُجدّدی قدّس اللہ سرّہ



تخریج

مُفتی اِحسانُ الحقّ

فاضِل و مُتخصّص فِي عُلُومِ الحدیث

جامعۃ العُلوم الاِسلامیّۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشي پاکستان

مکتبۃ الحُسنیٰ

نہایت مُفید ہدایات کا مجمُوعہ
جن پر عمل کرنے سے دُلہن کا گھر جنّت بن سکتا ہے

اسلامی دُلہن

مُرتّب

شیخ المشایخ حضرت سیّد نصیر حسین نقشبندی مجدّدی قدس اللہ سرّہ

تخریج

مُفتی اِحسان الحقّ

فاضل و مُتخصص فی علُوم الحدیث

جامعۃ العُلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

مکتبۃ الحُسنیٰ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اِسلامی دلہن

مرتب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت شیخ نصیر حسینؒ

تخریج:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی اِحسان الحق

ناشر:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ الحسنی

سن اِشاعت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مارچ ۲۰۲۱

تعداد اِشاعت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۱۰۰۰

برائے رابطہ

0332-2177075

مکتبہ الحماد: نزد بنوری ٹاؤن: رابطہ:0334-3455955



انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت مولانا محمد اُمیر علوی زید مجدہ

عارف باللہ حضرت صوفی محمد اُشفاق اللہ واجد مجددی زید مجدہ

عارف باللہ حضرت صوفی طارق محمود زید مجدہ

عارف باللہ حضرت صوفی سید ضیاء الدین رحمانی زید مجدہ

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

اور دعا ہے کہ اللہ تعالی ان حضرات کا سایہ ہم پر تا دیر عافیت کے ساتھ قائم ودائم رکھے اور انہیں اوران کے اہل خانہ کو ہر قسم کی بیماری اور شرور وفتن سے محفوظ فرمائے اور اپنے سوا کسی کا محتاج نہ بنائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد



حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وکفی والصلاۃ والسلام علی سیدالرسل وخاتم الانبیاء، وبعد:

حضرت شیخ نصیرحسین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑی روحانی شخصیت تھیں اُجلہ علما کرام موصوف ؒ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔ان میں ہمارے استادمکرم حضرت مولانا محمدأمیر علوی صاحب وحضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب نفعنا اللہ بھما بھی شامل ہیں۔

زیرنظر کتابچہ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کا ہی ترتیب دیا ہوا ہے ،اورانتہائی نافع وجامع ہے۔

راقم الحروف نےتقریبا ۲۰۱۷ میں زیرنظر رسالہ کی ازسرنونشر کا اِرادہ کیا تھا تو ساتھ میں جس طرح بن پڑا اس اعتبار سے تخریج بھی کردی تھی ، پھر بعض وجوہات کی بنا پر یہ کام اِشاعت کے مرحلہ میں داخل نہیں ہوسکا،اورکتاب زیورطباعت سے آراستہ نہ ہوسکی،اب بعض قریبی حضرات کے شدید اصرار پر اس کی جدید طباعت کی جارہی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی حضرت شیخ نصیرحسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے، جو ہماری ماؤں ،بہنوں ،بیٹیوں کے لئے اپنے گھر سدھارنے کا سامان کرگئے۔

اللّٰهُمَّ وفقنا لما تحب وترضی

(مفتی)إحسان الحق

فاضل ومتخصص فی علوم الحدیث

جامعه علوم إسلامیه علامه محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴/۷/۱۴۴۲ھ بمطابق: ۲۷/۲/۲۰۲۱م

عرضِ مرتّب

امابعد! جاننا چاہئے کہ نکاح کے بعد جو انس ومحبت میاں بیوی کے درمیان اللہ تعالی پیدا فرماتے ہیں وہ دنیا کی طاقتیں مل کر پیدا کرنا چاہیں تونہیں کرسکتیں ۔لڑکی بھی اجنبی اور لڑکا بھی اجنبی ،لیکن ایجاب وقبول کے چند الفاظ ادا کرتے ہی ایک جان دوقالب بن جاتے ہیں(۱)

اللہ تعالی ارشادفرماتے ہیں:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔۔۔(۲)

یعنی عورتیں تمہارا لباس ہیں اورتم ان کالباس ہو ۔جوقرب لباس کوجسم انسانی سے ہوسکتاہے وہ قرب کسی چیز کوحاصل نہیں ہوسکتا سوائے میاں بیوی کے۔مردوعورت کاتعلق خاص کوبیان کرنے کے لئے اس سے اچھی مثال نہیں ہوسکتی جوآیت مذکورہ میں بیان ہوئی ہے۔

مردوعورت کے ازدواجی تعلقات کے بارے میں جتنے بھی ارشادات خداوندی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں سب کا نچوڑ اور حاصل یہی ہے کہ مردوعورت شرعی حدود میں رہتے ہوئے ایک پرسکون اورخوشگوار زندگی بسر کریں ،اللہ تعالی نے مردوعورت کو پیدا کر کے ان کوجانوروں کی طرح آزاد نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات بنادیا، ارشادربانی ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ۔۔۔(۳)

---

(۱)۔لم یر للمتحابین مثل النکاح۔سنن ابن ماجة:أبواب النکاح: باب ما جاءفی فضل النکاح: (۵۹۳/۱)الرقم:۱۸۴۷۔

(۲)۔البقرة:۱۸۷۔

(۳)۔النساء:۳۴۔

یعنی مرد عورتوں پر حاکم ہیں ۔مرد وعورت اور تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والی ذات کا اعلان تو یہ ہے کہ مرد عورت پر حاکم ہے اور مغربی تہذیب کی پیداوار عورت کا اللہ تعالیٰ سے اختلاف ہے، وہ کہتی ہے کہ: مرد وعورت کے حقوق برابر ہیں ۔مردوں کو عورتوں پر کوئی برتری حاصل نہیں (۱) ۔افسوس! صد افسوس ایسی عورتوں پر جو پیدا تو ہوں مسلمان گھرانوں میں، نام رکھیں مسلمانوں جیسے اور اختلاف کریں اپنے پیدا کرنے والے سے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۔قوانین عالم میں سب سے سنگین سزا ملک کے باغی کی ہوتی ہے ۔جو آزاد اور مغرب زدہ عورتیں پردہ اور مرد کی حاکمیت کا انکار کرتی ہیں وہ اسلام کی باغی ہیں،قرآن کی منکر ہیں ۔شریعت میں قرآن کی ایک آیت کا انکار پورے قرآن کا انکار ہے جو کہ موجب کفر ہے ۔خوف کا مقام ہے، بہت سی بے پردہ مسلمان عورتیں بے پردگی کو گناہ سمجھتی ہیں اور گناہ سمجھتے ہوئے اس فعل کا ارتکاب کرتی ہیں تو ایسی عورتیں گناہ گار تو کہلائیں گی لیکن اسلام سے باہر نہ سمجھی جائیں گی لیکن جو عورتیں بے پردہ پھریں اور ساتھ ہی ساتھ پردے سے متعلق آیات قرآنی کا انکار کریں وہ دائرہ اسلام سے باہر ہیں ۔(۲)

اسلامی احکامات پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے گھر کے گھر برباد ہو رہے ہیں ۔شادی کے ایک ہی ہفتے بعد طلاقیں ہو رہی ہیں، بہت سے گھروں میں لڑکیاں اپنے خاوندوں سے لڑ جھگڑ کر اپنے گھر بیٹھی ہوئی ہیں ۔جو گھر آباد بھی ہیں وہ بھی میاں بیوی کے جھگڑوں سے محفوظ نہیں ۔کن ارمانوں اور آرزؤوں سے والدین اپنی بیٹی کو رخصت کرتے ہیں اور چند ہی دنوں کے بعد ان

---

(۱) ۔حالاں کہ مردوں کو عورت پر برتری حاصل ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ... البقرہ: (۲۲۸) ۔

(۲) ۔إِذَا أَنْكَرَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَاسْتَخَفَّ بِالْقُرْآنِ أَوْ بِالْمَسْجِدِ أَوْ بِنَحْوِهِ مِمَّا يُعَظَّمُ فِي الشَّرْعِ أَوْ عَابَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ خَطِئَ أَوْ سَخِرَ بِآيَةٍ مِنْهُ كَفَرَ ـــــ مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر: كتاب السير: باب المرتد: (ألفاظ الكفر أنواع) (۶۹۲/۱ ـ ۶۹۳) ـــــ وَيَكْفُرُ إِذَا أَنْكَرَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ ــ البحر الرائق: كتاب السير: باب أحكام المرتدين: (۲۰۵/۵)

کی ساری امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے ۔اگرلڑکی اپنے خاوند اور ساس سسر کے شرعی حقوق پہچانے اوراس پرعمل کرے تو اس کا گھر جنت بن سکتا ہے دین ودنیا میں سرخروئی حاصل ہوسکتی ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین شادی سے پہلے اپنی بیٹی کوسونے چاندی سے آراستہ کرنے کی فکر کے بجائے اس کوعلم دین کے زیور سے مزین کرنے کی فکر کریں جو بچی جتنا زیادہ علم دین سے واقف اور عمل پیرا ہوگی اتنی ہی زیادہ وہ ایک خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کرے گی۔

جو بچیاں اس بات کی خواہش مند ہیں کہ ان کو پرسکون ازدواجی زندگی نصیب ہوان کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل ہدایات پرعمل پیرا ہوں۔اگران ہدایات پرعمل کیا گیا توان شاءاللہ ہر بننے والی دلہن کا گھر جنت کا باغیچہ بن جائے گا۔یہ ہدایات ایک بہت بڑے بزرگ کی تحریر کردہ ہیں ان کی حیثیت ایک مجرب نسخہ کی ہے،نسخہ کتنا ہی اعلی اور کتنے ہی بڑے طبیب کا کیوں نہ ہوجب تک اس کوعمل میں نہ لایا جائے فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔

دوسرا مضمون ’’دلہن بننے والی بیٹی کو والد کی ہدایات‘‘ کے نام سے عبارت ہے۔باپ نے عجیب وغریب انداز سے اپنی بیٹی کونصیحتیں کی ہیں۔حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی مذکورہ مضمون کی پرزور الفاظ میں تعریف لکھی ہے اوراس کوبہشتی زیور میں شامل کرلیا ہے۔

آخر میں کچھ حقوق بیوی کے شوہر پر بیان کئے گئے ہیں تاکہ مردوں کوبھی معلوم ہوکہ صرف انہی کے حقوق عورتوں پرنہیں ہیں بلکہ عورتوں کے بھی کچھ حقوق ان پر عائد ہوتے ہیں جن کی پابندی شوہروں پرلازم ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالی تمام مسلمان مردعورتوں کوشرعی زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔(آمین)

احقر نصیر حسین غفرلہ۔کراچی۔جنوری 1991م۔

ہدایات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

❶ یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا ایک ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدانخواستہ دونوں کے دلوں میں فرق آ گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اس کی آنکھ کے اشارے پر چلا کرو۔ مثلاً اگر وہ حکم دے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہا کرو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارہ کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔ (۱)

❷ کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو مثلاً اگر وہ دن کو رات بتلائے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔

❸ کم سمجھی اور انجان نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بیبیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل اور فرق آ جاتا ہے۔ کہیں بے موقع زبان چلا دی۔ کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہہ ڈالی۔ غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ مرد کو خواہ سن کر برا لگے۔ پھر جب اس کا دل پھر جاتا ہے (ہٹ جاتا ہے) اور اس میں فرق پڑ جاتا ہے تو روتی پھرتی ہیں اور یہ خوب سمجھ لو کہ خاوند کے دل پر میل آ جانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سن کر اس کو منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی، پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا اب ویسی محبت نہیں رہے گی۔ جب کوئی بات

---

(۱)۔ یا معشر النساء، اتقین اللہ و التمسوا مرضات أزواجکن، فإن المرأۃ لو تعلم ما حق زوجھا، لم تزل قائمۃ ما حضر غداؤہ وعشاؤہ۔ مسند البزار: وممارویٰ عبداللہ بن سلمۃ عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ (۲/۲۸۹۔ ۲۹۰) الرقم: ۷۱۲۔

ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے فلانے دن ایسا کہا تھا۔ اس لئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ کر رہنا چاہئے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا و آخرت دونوں درست ہوجائیں۔ سمجھ دار عورتوں کو کچھ بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے کیوں کہ وہ خود ہی ہر بات کے اچھے اور برے کو دیکھ لیتی ہیں۔

❹ شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو۔

❺ جو کچھ تم کو میسر آجائے تو اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کر ہی گذارہ کرو۔

❻ اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو اور اس کے نہ ملنے پر حسرت اور افسوس نہ کرو اور بالکل اس کو اپنے منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو تمہارا غریب شوہر اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہماری پریشانی کا کچھ خیال بھی نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے۔ بلکہ اگر میاں امیر ہو تو تب بھی جہاں تک ہو سکے خود کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو۔ البتہ اگر وہ خود تم سے پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لاؤں تو خیر بتلا دو کیوں کہ فرمائش کرنے سے بیوی اپنے خاوند کی نظروں سے گر جاتی ہے اور اس کی بات ہیٹی (۱) ہو جاتی ہے۔

❼ کسی بات پر ضد اور ہٹ دھرمی مت کرو اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو پھر کسی وقت مناسب طریقہ سے طے کر لینا۔

❽ اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گذرے تو کسی کے سامنے اس کو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس قسم کے طریقہ سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں ہو جائے گا۔

❾ اگر تمہارے لئے کوئی چیز لاوے اور تم کو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو یہ نہ کہو کہ یہ چیز بری ہے ہم کو پسند نہیں ہے۔ اس سے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا

---

(۱)۔ بے قدر

اور پھر تمہارے واسطے کبھی بھی کوئی چیز لانے کو اس کا دل نہ چاہے گا اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لوگی تو اس کا دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ بہتر لاوے گا۔ کبھی بھی غصہ میں آ کر خاوند کی ناشکری نہ کرو۔ اور یوں نہ کہنے لگو کہ بس کمبخت اجڑے کے یہاں آ کر میں نے کیا دیکھا۔(۱)

بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ ماں باپ نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا۔ ایسی آگ میں جھونک دیا۔ کیوں کہ ایسی باتوں سے مرد کے دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں۔ کسی نے پوچھا کہ:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائیں گی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔(۲)

تم خیال کرو کہ خاوند کی ناشکری کتنی بری چیز ہے کسی پر لعنت کرنا یہ ہے کہ تم یہ کہو کہ فلانی پر خدا کی مار ہو، اس پر خدا کی پھٹکار۔ فلانی کا لعنتی چہرہ ہے، منہ پر تیرے لعنت برس رہی ہے۔ یہ سب باتیں بری ہیں۔(۳)

---

(۱)۔ لو أحسنت إلى إحداهن الدهر ثم رأت منك شيئا قالت: ما رأيت منك خيرا قط۔ صحيح البخارى: كتاب الإيمان: باب كفران العشير و كفر دون كفر: (۱/۱۵).

(۲)۔ عن أبي سعيد الخدري قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء فقال: يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار فقلن: وبم يا رسول الله، قال: تكثرن اللعن وتكفرن العشير۔۔۔ صحيح البخارى: كتاب الحيض: باب ترك الحائض الصوم: (۱/۶۸)۔

(۳)۔ عن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذيء. سنن الترمذى: أبواب البر والصلة: باب ما جاء في اللعنة: (۳/۵۲۰) الرقم: ۱۹۷۷۔

⑩ شوہر کو کسی بات پر غصہ آ گیا تو ایسی بات مت کہو جس سے اس کا غصہ اور زیادہ ہو جائے ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو اور نہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرو۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی ہی باتیں کرو۔ کسی بات پر تم پر ناراض ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے، عذر معذرت کر کے، ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اس کو منالو چاہے تمہارا قصور ہو یا نہ ہو اور شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو اور ہاتھ جوڑ کر اپنا قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور عزت سمجھو۔

⑪ خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضروری ہے۔ میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔(١)

⑫ میاں سے ہرگز کبھی اپنی کوئی خدمت نہ لو، اگر وہ محبت میں آ کر کبھی تمہارے ہاتھ پاؤں یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہوگا۔ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے(٢) اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں غرضکہ ہر بات میں تمیز کا پاس اور خیال رکھو۔ اور اگر خود تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بے وقوفی اور نادانی ہے۔ ایسی باتوں سے خاوند کا دل ہٹ جاتا ہے۔

⑬ جب کبھی پردیس سے آئے تو اس کا مزاج پوچھو اور خیریت دریافت کرو کہ وہاں آپ کس طرح رہے۔ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی، ہاتھ پیر پکڑ لو کہ آپ تھک گئے

---

(١)۔وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۔ البقرة:٢٢٨۔

(٢)۔عن عائشة رضي الله عنها قالت: يا رسول الله من أعظم الناس حقا على المرأة قال: زوجها۔ قلت: من أعظم الناس حقا على الرجل؟ قال: أمه۔ المستدرك: كتاب البر و الصلة:(١٧٥/٤)۔

ہوں گے۔ اور پھر سب سے پہلے ان سے کھانے کو پوچھو کہ اگر آپ کو بھوک ہو تو کھانا لاؤں؟ اگر وہ کہ دے کہ لے آؤ تو سب سے پہلے پانی کا لوٹا لا کر اس کے ہاتھ دھلاؤ اور جو کچھ ہو سکے ان کے سامنے رکھ دو اور گلاس پانی کا بھر کر بھی رکھ دو۔ جب وہ کھا پی کر لیٹ جائیں تو ان کے پاتھ پاؤں پکڑ لو اور ان سے یہ کہو کہ لائیے آپ کا بدن دبا دوں۔ آپ سفر کی وجہ سے تھک گئے ہوں گے۔ ورنہ اگر گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھلنے کھڑی ہو جاؤ غرض کہ اس کی راحت و آرام کی باتیں کرو۔ اس سے روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ: ہمارے لئے کیا چیز لائے۔ کتنا روپیہ لائے۔ یہ بھی نہ کرو کہ اس کی جیب ٹٹولنے لگو۔ اور اس کے بٹوے کی تلاشی لینے لگو۔ روپیہ کا بٹوا کہاں ہے۔ دیکھیں کتنا روپیہ ہے۔ جب وہ خود دے تو لے لو۔ یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے۔ اتنے مہینوں میں بس اتنا ہی لائے، تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو۔ آخر اتنا روپیہ کاہے میں اٹھایا، کیا کر ڈالا۔ کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اس کا کوئی حرج نہیں۔

⑭ اگر خاوند کے ماں باپ زندہ ہوں اور روپیہ پیسہ سب ان ہی کو دے اور تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ برا نہ مناؤ بلکہ اگر تم کو دے تب بھی عقل کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو، اور یہ کہو کہ انہی کو دیجئے تا کہ ساس سسر کا تمہاری طرف سے دل میلا نہ ہو۔ اور تم کو برا نہ کہیں کہ ہمارے لڑکے کو اپنے ہی پھندہ میں کرلیا۔ اور جب تک ساس سسر زندہ رہیں ان کی خدمت اور تابعداری کو اپنا فرض جانو۔ اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو۔ کہ ساس، نندوں سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اسے پالا پرورش کیا اور اب بڑھاپے میں اس امید پر اس کی شادی بیان کی کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی سے ماں باپ کو چھوڑ دیں کیوں کہ پھر جب خاوند کے والدین کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارے بیٹے کو ہم سے چھوڑاتی ہے تو فساد پھیلتا

ہے اس لئے تم کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو۔

⓯ اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ سے رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی، بڑوں کا ادب کیا کرو(۱)، اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمہ نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز بے جگہ پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اس کو اٹھائے۔

⓰ جو کام ساس نندیں کرتی ہیں تم اس کے کرنے سے شرم اور عار نہ کرو۔ تم خود بے کہے ان سے لے لو اور کردو۔ اس سے سسرال والوں کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جائے گی۔

⓱ جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ اور اس کی کھوج مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں کرتی ہوتی تھیں،(۲) اور خواہ مخواہ یہ بھی خیال نہ کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوں گی۔(۳)

⓲ یہ بھی خیال ضرور رکھو کہ سسرال میں بے دلی سے مت رہو، اگرچہ یہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے اچھا نہ لگے لیکن جی کو سمجھانا چاہئے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ جاؤ۔ اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہے جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کردیا۔

⓳ بات چیت میں خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی برا ہے اور غرور سمجھا جاتا ہے۔

---

(۱)۔ لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا. سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی رحمة الصبیان: (۳/۳۶۹) الرقم: ۱۹۱۹۔

(۲)۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ الحجرات: ۱۲۔

(۳)۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ الحجرات: ۱۲۔
عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث. سنن الترمذي: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی سوء الظن: (۳/۵۲۷) الرقم: ۱۹۸۸۔

⓴ اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکے میں آکر چغلی نہ کھاؤ۔(۱) سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر ماں سے کہنا اور ماں کا خود سسرال کی باتیں کھود کھود کر پوچھنا بڑی بری بات ہے اس سے آپس میں لڑائی جھگڑے پڑتے ہیں اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

㉑ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو، رہنے کا کمرہ صاف رکھو گندہ نہ رہنے دو، بستر میلا کچیلا نہ ہونا چاہئے، شکن نکال ڈالو، تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دو، نہ ہو تو سی ڈالو۔ جب خاوند کے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی۔ لطف تو اس میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کردو۔ جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں ان کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو تہ کر کے رکھو یوں ہی بے پرواہی سے ادھر ادھر نہ ڈالو۔ بلکہ قرینے سے کسی صندوق وغیرہ میں رکھو کبھی کسی کام میں حیلے بہانے نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔

㉒ اگر خاوند تم کو غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو بلکہ خاموش ہو جاؤ۔ چاہے وہ کچھ بھی کہتا رہے تم چپکی بیٹھی رہو۔ غصہ اتر جانے کے بعد دیکھنا کہ وہ خود شرمندہ ہوگا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی اِن شاءَ اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا۔ اور اگر تم بھی بول اٹھیں تو بات بڑھ جائے گی، پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے۔

㉓ ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں اگر مرد بے قصور ہو تو تم ہی سوچو کہ اس کو کتنا برا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصہ کرنے اور بکنے جھکنے سے یا اور کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی

---

(۱)۔لا یدخل الجنۃ قتات. صحیح البخاری: کتاب الأدب: باب مایکرہ من النمیمۃ: (۸/۱۷)۔

نقصان ہے۔اپنی طرف سے دل میلا کرنا ہوتو کرلو۔ان باتوں سے کہیں عادت جایا کرتی ہے۔عادت چھڑانا ہوتو عقل مندی سے رہو۔تنہائی میں چپکے چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کر کے بیٹھی رہو۔لوگوں کے سامنے گاتی مت پھرو اور اس کو بدنام اور رسوا نہ کرو۔تیز ہوکر اس کو مت دباؤ کہ اس طریقے سے ضد زیادہ بڑھ جاتی ہے۔اور غصہ میں آ کر وہ کام زیادہ کرنے لگتا ہے۔اگر تم غصہ کرو گی اور لوگوں کے سامنے بک جھک کر کے رسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا۔پھر اس وقت روتی پھرو گی۔اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہوتے۔ان کو زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ان پر غصہ گرمی کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔

لکھنؤ میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن تھے،دن رات باہر ہی بازاری عورتوں کے پاس رہا کرتے تھے،گھر میں بالکل نہیں آتے تھے اور طرہ یہ کہ بازاری عورتیں خوب فرمائشیں کیا کرتی تھیں کہ آج پلاؤ پکے،آج فلاں چیز پکے اور وہ بے چاری دم نہیں مارتی جو کچھ میاں کہلا بھیجتے،روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی اور سانس نہ مارتی۔

دیکھو ساری خلقت اس بی بی کی کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کو رتبہ ملے گا وہ الگ رہا اور جس دن میاں کو اللہ تعالی نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اس دن سے بس بی بی کے غلام ہی بن گئے۔



تقریظ

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بعد حمد والصلاۃ احقر اشرف علی تھانوی عرض کرتا ہے کہ آج میں نے یہ تقریر لطیف سعادت نصیب نہایت شوق سے پڑھی ۔حرف حرف پر انشراح بڑھتا جاتا تھا سبحان اللہ سچ ہے کہ دریا کو کوزے میں بھرا ہے۔

اللہ تعالی سے دُعا اور دُعا کے ساتھ امید ہے کہ لڑکیوں کو بے حد نافع ہو گی۔ میری تمنا ہے کہ اس کو مستقلاً یا کسی رسالہ کے ساتھ چھاپ کر سب گھروں میں پہنچانے کی سعی کی جائے۔وإلی اللہ ترجع الأمور

اشرف علی عفی عنہ۔مقام تھانہ بھون ۔ ۳ صفر ۱۳۳۰ھ

دُلہن بننے والی بیٹی کو

والد کی طرف سے نیک ہدایات

حامداو مصلیا پیاری دختر لخت جگر ابھی تک تم اپنی مادر مشفقہ اور اپنے مہربان والد کے سایہ عاطفت میں پرورش پاتی رہی ہو۔تمہارے والدین تمہارے آرام وراحت کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے رہے ہیں۔تمہاری تعلیم وتربیت ودرستی اخلاق اور ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار تھے۔آج سے تم ایک نئی دنیا میں قدم رکھتی ہو جہاں تمہارے تمام اخلاق وعادات اور حرکات وسکنات کی ذمہ داری خودتم پر عائد ہوگی اس لئے میں چند باتیں تم کوکرتا ہوں کہ اگرتم ان پر کاربند ہوگی توان شاءاللہ تعالی دین اور دنیا کی کامیابی تم کونصیب ہوگی۔وہ ہدایتیں یہ ہیں:

سب سے مقدم اللہ تعالی اوراس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے۔(١)
اس کا ہمیشہ دل سے خیال رکھو۔خداوند تعالی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اگرکوئی کام کہے، کہنے والاخواہ کوئی ہواس کا کہنا ہرگز مت مانو۔
دیکھو ماں باپ کی اطاعت کی قرآن شریف میں حددرجہ کی تاکید آئی ہے(٢) اور جنت ماں باپ کےقدموں کے نیچے ہے۔(٣)
لیکن خداوندتعالیٰ اوراس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اگر ماں باپ بھی کہیں توان کا بھی کہنا نہ مانو اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:

---

(١)۔يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔النساء: ٥٩۔

(٢)۔بنی إسرائيل: آيت: ٢٤، العكنبوت: آيت: ٨، لقمان: آيت: ١٤، الأحقاف: آيت: ١٥۔

(٣)۔عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الجنة تحت أقدام الأمهات۔ مسند الشهاب: (١٠٢/١۔١٠٣) الرقم: ١١٩۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا (۱)

ترجمہ: ’’اور اگر ماں باپ تجھے میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرنے پر مجبور کریں جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت اس بات میں مت کر، اور دنیا میں ان کے ساتھ سلوک سے پیش آتا رہ۔‘‘

ہم نے جو چہل حدیث تمہارے واسطے تالیف کی ہے اسے تم نے مع ترجمہ یاد بھی کرلیا ہے اس میں یہ حدیث ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ (۲)

خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ چاہئے۔ پس جب تمہیں تہ دل سے اطاعت الٰہی کا خیال رہے گا تو جو احکام خداوندی ہیں تم خود بخود ان کی پابند رہو گی۔ شرائع اور احکام الٰہی بہت ہیں جن کی کسی قدر تفصیل تم نے دینی رسالوں خصوصا ’’بہشتی زیور‘‘ میں پڑھی ہے۔ ان سب کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ان میں جو نہایت اہم ہیں ان کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بعد اعتقاد توحید الٰہی ورسالت پناہی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو چیز نہایت اہم اور قرآن شریف میں جابجا اس کی تاکید آئی ہے وہ نماز ہے۔ نماز اسلام کا ایسا رکن اور فرض ہے کہ ہر عاقل بالغ سے یہ کسی وقت ساقط نہیں ہوتا۔ پس نماز پنجگانہ نہایت پابندی کے ساتھ ہمیشہ وقت پر سفر وحضر میں برابر ادا کرتی رہو۔ اکثر مستورات نماز کی پابند ہونے پر بھی سفر کی حالت میں زیادہ اہتمام نماز کا نہیں رکھتیں۔ اس کا تم خیال رکھو کہ سفر میں بھی

---

(۱)۔سورۃ لقمان:۱۵۔

(۲)۔المصنف لابن أبی شیبة: کتاب السیر: (إمام السریة یامرهم بالمعصیة من قال: لاطاعة له) (۲۴۷/۱۸)، الرقم: ۳۴۴۰۶۔

تمہاری نماز قضا نہ ہو۔ سفر یا ریل کا ہوتا ہے یا گاڑی بہلی (۱) کا ہوتا ہے۔ اگر گاڑی بہلی کا سفر ہے تو وہ اپنے اختیار کی سواری ہے۔ جنگل میں ٹھہرادو اور ایک طرف ہوکر برقع یا بڑی چادر سے نماز پڑھ لو۔ اگر وضو نہیں ہے تو وضو بھی گاڑی بہلی کی آڑ میں ہوسکتا ہے اور اگر ریل کی سواری ہے اور تم ایسی گاڑی میں سوار ہو جو مستورات کے لئے مخصوص ہے تو اس میں تم کو جب کہ تم نے پورا عزم نماز پڑھنے کا کرلیا ہے گو کیسی ہی کشمکش ہو نماز پڑھنے کی جگہ مل جائے گی۔ ریل اتنی دیر اکثر اسٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے کہ دو یا تین رکعت نماز پڑھ لی جاوے چلتی ریل میں بھی نماز درست ہے۔ سفر شرعی میں یا دو رکعت نماز فرض ہے یا تین رکعت۔ پس اس قدر مہلت ضرور مل جاتی ہے۔ اگر سنن ونوافل مذکورہ بالا سفر میں نہ ہوسکیں تو کچھ مضائقہ نہیں، مگر فرض وواجب اور فجر کی سنت سفر کی حالت میں بھی نہ چھوڑو (۲) اور اگر تم ایسی گاڑی میں سوار نہیں ہو جو عورتوں کے لئے مخصوص ہو تو ایسی حالت میں ضرور ہے کہ تمہارا شوہر یا محرم تمہارے ساتھ بیٹھا ہوگا وہ ضرور تمہارا کفیل کار ہوگا۔ غرض پختہ ارادہ کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں جو نہایت مضبوطی کے ساتھ نماز کا پابند ہوگا خواہ عورت ہو یا مرد سفر میں بھی نماز ادا کرے گا۔

ریل کی سواری گو اختیاری سواری نہیں ہے مگر ترک نماز کے واسطے ہرگز عذر نہیں ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ تم نماز بہت اطمینان کے ساتھ جس میں پورے طور سے تعدیل ارکان ہوتی ہے ادا کرتی ہو اللہ تعالیٰ تم کو مزید توفیق حسنات عنایت فرمائے۔

فرائض کے علاوہ سنن مؤکدہ کا التزام بھی رکھو اور ہوسکے تو اور سنن ونوافل جو حدیث سے ثابت ہیں پڑھا کرو۔ تہجد کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے اور ہمارے حضور رسول مقبول

---

(۱)۔ یکے کی مانند بیلوں کی چھوٹی گاڑی، جمع، بہلیاں۔

(۲)۔ وَيَأْتِي) الْمُسَافِرُ (بِالسُّنَنِ) إنْ كَانَ (فِي حَالَ أَمْنٍ وَقَرَارٍ وَإِلَّا) بِأَنْ كَانَ فِي خَوْفٍ وَفِرَارٍ (لَا) يَأْتِي بِهَا هُوَ الْمُخْتَارُ لِأَنَّهُ تَرْكٌ لِعُذْرٍ تَجْنِيسٌ ، قِيلَ إلَّا سُنَّةَ الْفَجْرِ. ردالمحتار: کتاب الصلاۃ: باب صلاۃ المسافر: (۲/۶۱۳)۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھی ہے(۱) اگر کبھی رات میں پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا تو دن میں اس کو پڑھا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تہجد کی نماز پڑھتی تھیں۔تہجد کا وقت مقبولیت دعا اور نزول رحمت کا وقت ہے۔(۲)

کسی ایک نماز کے بعد تلاوتِ قرآن شریف بھی کرتی رہو۔صبح کی نماز کے بعد وقت تلاوت مقرر رکھو تو اچھا ہے(۳) تم نے قرآن شریف اور قرآن شریف کا ترجمہ پڑھا ہے تلاوت کے وقت ترجمہ کا بھی دھیان رکھو اور جہاں سمجھ میں نہ آوے اسے پوچھ لو یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ تم قرآن شریف پڑھنے میں حروف کو ان کے مخارج سے ادا کرتی ہو اور عین اور حائے حطی اپنے مخارج سے ادا ہوتے ہیں ورنہ عموماً عورتوں سے قرآن شریف پڑھنے میں مخارج سے حروف ادا نہیں ہوتے حائے حطی کی جگہ ہائے ہوز اور عین کی جگہ الف یعنی ہمزہ نکلتا ہے۔

روزہ کی نسبت تمہیں تاکید کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم خود علاوہ رمضان شریف کے اور نفلی روزے بھی رکھتی ہو جیسا کہ اکثر لڑکیوں کی عادت ہے اور خاص اس بات میں عورتوں کی ہمت مردوں سے زیادہ ہے لیکن کہنے کی ضرورت یہ ہے کہ روزے کو پاک وصاف رکھو۔غیبت سے تو پرہیز ہر حالت میں ضروری ہے۔

---

(۱)۔عن يزيد بن خمير قال: سمعت عبد الله بن أبي قيس يقول:قالت عائشة: لا تدع قيام الليل، فإن رسول الله – صلى الله عليه وسلم – كان لا يدعه، وكان إذا مرض أو كسل صلى قاعدا۔سنن أبی داود: كتاب الصلاة: باب قيام الليل: (۲/۴۷۶)الرقم:۱۳۰۷۔

(۲)۔عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول: من يدعوني فأستجيب له من يسألني فأعطيه من يستغفرني فأغفر له۔صحيح البخاری: كتاب التهجد:باب الدعاء والصلاة من آخر الليل: (۲/۵۳)۔

۳)۔اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۔سورة الإسراء:۷۸۔

کیوں کہ غیبت سخت گناہ کبیرہ ہے اس کے لئے قرآن شریف (۱) اور حدیث شریف میں سخت وعید ہے (۲) لیکن خاص کر روزہ میں تو بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے کہ کسی کی غیبت نہ ہو۔ غیبت سے روزہ کا ثواب جاتا رہتا ہے اللہ تعالی کو ایسے روزے کی پرواہ نہیں ہے جس میں آدمی جھوٹ اور غیبت وغیرہ میں مبتلا ہو۔ (۳)

زکاۃ فرض ہے جیسے کہ تم نے دینی رسالوں میں پڑھا ہے اور اس کی شرائط کی تفصیل اور سونے اور چاندی کی مقدار نصاب کا حال اور مصارف زکاۃ کی طرف سے بے پروائی ہوتی ہے۔ اول تو مال ایک عزیز چیز ہے یوں بھی انسان کا دل اسے الگ کرنے کو نہیں چاہتا۔ دوسرے سستی اور لا پروائی سے زکاۃ ادا نہیں کی جاتی ہے اس کے ادا کرنے کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ تمہیں جو زیور ہم نے دیا ہے وہ قدر نصاب کو پہنچ گیا ہے اس کی زکاۃ ہمیشہ ادا کرنی چاہئے اگر شوہر بی بی کی جانب سے زکاۃ دے دے تو جائز ہے۔ (٤)

اگر کوئی عورت جس پر زکاۃ فرض ہے اپنے مال میں سے زکاۃ دے اور اس کا شوہر منع کرے تو اس میں شوہر کا کہنا نہ ماننا چاہئے۔

---

(۱)۔ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ الحجرات: ۱۲۔

(۲)۔ الغيبة أشد من الزنا، فإن صاحب الزنا يتوب، وصاحب الغيبة ليس له توبة۔ شعب الإيمان: (۵/۳۰۶) الرقم: ۶۷۴۲۔

(۳)۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه۔ صحيح البخارى: كتاب الصوم: باب من لم يدع قول الزور والعمل به فى الصوم۔ (۲۶/۳)۔

(٤)۔ الزَّكَاةُ عِبَادَةٌ عِنْدَنَا وَالْعِبَادَةُ لَا تَتَأَدَّى إِلَّا بِاخْتِيَارِ من عليه إِمَّا بِمُبَاشَرَتِهِ بِنَفْسِهِ أو بِأَمْرِهِ أو إِنَابَتِهِ غَيْرَهُ فَيَقُومُ النَّائِبُ مَقَامَهُ فَيَصِيرُ مُؤَدِّيًا بِيَدِ النَّائِبِ۔ بدائع الصنائع: كتاب الزكاة: فصل فى بيان مايسقط الزكاة بعد الوجوب: (۴۹۳/۲)۔

جیسا کہ اوپر حدیث مذکور ہوئی ہے: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (۱)
یہ مسئلہ صرف آگاہی کے واسطے لکھ دیا ہے ورنہ ان شاء اللہ تعالی تمہیں ہرگز ایسا موقع پیش نہ آوے گا بلکہ اور زیادہ فرائض اور مسائل شرعیہ کی پابندی کی تاکید ہوتی رہے گی۔

حج فرض ہے استطاعت ہونے پر(۲) اور جس شخص پر حج فرض ہوجائے اور وہ حج ادا نہ کرے تو اس کے لئے سخت وعید حدیث میں آئی ہے۔

ایسے شخص کے نا مسلمان مرنے کی وعید مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔(۳)

ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے پاس جو زیور ہے وہ اس قدر نہیں ہے کہ حج تم پر فرض ہو۔ عورت کے لئے علاوہ زادراہ کے محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے۔(۴)
جیسا کہ تم نے دینی رسائل میں پڑھا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالی تمہیں ایسی طاقت دے کہ حج فرض ہوجائے تو بلا تامل وتساہل حج ادا کرنا چاہئے۔

”اب ہم چند باتیں تمہاری معاشرت کے متعلق ذکر کرتے ہیں“

شوہر کی فرماں برداری عورت پر واجب ہے اور حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اگر میں کسی انسان کے لئے سجدہ

---

(۱)۔ قدمر تخریجه۔

(۲)۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ۔ آل عمران: ۹۷۔

(۳)۔ عن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ملك زادا وراحلة تبلغه إلى بيت الله ولم يحج فلا عليه أن يموت يهوديا، أو نصرانيا۔ سنن الترمذي: أبواب الحج: باب ما جاء في التغليظ في ترك الحج: (۱۶۵/۲) الرقم: ۸۱۲۔

(۴)۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم۔۔۔ صحیح البخاری: کتاب الحج: باب حج النساء: ج: ۳ص: ۱۹۔

کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔(۱)

مگرچوں کہ ہماری شریعت میں سجدہ تعظیم بھی حرام ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی۔

اس حدیث سے خیال کرنا چاہئے کہ کس قدر شوہر کی فرماں برداری کا حکم ہے اور جو عورت شوہر کی نافرماں بردار ہو اور شوہر اس سے ناراض ہو وہ عورت اللہ تعالی کی رحمت سے دور رہتی ہے تاوقتیکہ شوہر کو رضامند نہ کرے۔(۲)

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر شوہر فرائض کے ادا کرنے سے ناراض ہو تو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہئے جیسا کہ مکرر حدیث: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ذکر کی گئی ہے یہاں بھی صرف آگاہی کے واسطے یہ مسئلہ ذکر کردیا ورنہ ان شاء اللہ تعالیٰ تمہیں یہ موقع پیش نہ آوے گا۔

تین وصف جس عورت میں ہوں اس سے کبھی اس کا شوہر ناخوش نہ ہوگا۔جن کو سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بوستان کے اس شعر میں جمع کردیا ہے:

زن خوب وفرماں بر و پارسا

کند مرد درویش را بادشا

ترجمہ: خوبصورت اور فرماں بردار اور پارسا (پرہیزگار) عورت فقیر مرد کو بادشاہ

(۱)۔ عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها۔سنن الترمذی:أبواب الرضاع:باب ماجاءفی حق الزوج علی المرأة: (۴۵۳/۲)الرقم: ۱۱۵۹۔

(۲)۔عن عائشة قالت: أيما امرأة اعتزلت فراش زوجها بغير إذن زوجها فهي في سخط الله حتى يستغفر لها، وأيما امرأة استشارت غير زوجها لقمت من جمر جهنم، وأيما امرأة رضي عنها زوجها رضي الله عنها، وإن سخط عليها زوجها سخط الله عليها، إلا أن يأمرها بما لا يحل. كنز العمال: (۲۰۶/۱۶) الرقم: ۴۶۰۳۱۔

بنا دیتی ہے۔ یعنی بادشاہی کا لطف اس عورت موصوفہ سے اس کو حاصل ہوتا ہے۔(۱)

ان میں آخر کی دو صفتیں اختیاری ہیں اگر کسی عورت میں پہلی صفت نہ بھی موجود ہو تو آخر کے دو وصف موجود ہونے سے میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار رہیں گے۔

اور اگر پہلی صفت موجود ہو اور دو آخر کی مفقود ہوں تو ایسی عورت دنیا میں بدنام اور آخرت میں اس کے لئے سخت عذاب ہے جو عورت شوہر کی فرمانبردار نہ ہو یا تند مزاج ہو بات بات میں جھگڑا پیدا کرے تو اس کے لئے بھی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے:

زن بد در سرائے مرد نکو

ہم دریں عالم است دوزخ او

ترجمہ: بدزبان (زبان دراز) عورت نیک مرد کے گھر میں اسی عالم (یعنی دنیا) میں اس کے لئے دوزخ ہے۔

اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ جس گھر میں میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں وہ گھر مثل جہنم کے ہوجاتا ہے علاوہ اس کے لوگ ہنستے ہیں خود زن وشوہر کی زندگی وبال جان ہوجاتی ہے۔ چناں چہ یہ کیفیت ہم نے کہیں کہیں دیکھی ہے اور جس گھر میں میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار ہیں وہ گھر اگرچہ غربت اور افلاس کا گھر ہو لیکن وہ دولت خانہ اور بادشاہی محل سے بہتر بلکہ نمونہ جنت بن جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کبھی شوہر کی ناراضگی ایسی وجہ سے ہو جو تمہارے خیال میں مناسب نہیں ہے اور ممکن ہے کہ واقعی ایسا ہو تو اس حالت میں بھی تم نہایت تحمل اور وقار سے برداشت کرو حتی کہ تمہاری زبان سے تو کیا کسی اشارہ اور ادا سے بھی یہ بات نہ معلوم ہو کہ غصہ بے جا تھا تمہارا تحمل آخر کار خود اس کو آگاہ کردے

---

(۱)۔ عن ابن عباس، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: أربع من أعطيهن فقد أعطي خير الدنيا والآخرة: قلب شاكر، ولسان ذاكر، وبدن على البلاء صابر، وزوجة لا تبغيه خونا في نفسها ولا ماله۔
شعب الإيمان: (۴/۱۰۴) الرقم: ۴۴۲۹۔

گا کہ یہ غصہ نامناسب تھا اور اس کا انجام بہت اچھا اور تم پر انتہائی مہربانی کا سبب ہوگا جب کہ اس برتاؤ سے دشمن بھی دوست ہوجاتا ہے تو شوہر تو شوہر ہی ہے۔ اس تحمل میں اس بات کا ضرور خیال رہے کہ آنکھ بھوں نہ چڑھے بلکہ ہشاش بشاش رہنا چاہئے اور کلام میں حرکات وسکنات میں ناراضگی کا اظہار ہرگز ہرگز نہ ہو۔

شوہر کے ساتھ گفتگو اور خطاب میں شوہر کے مرتبے کا لحاظ رکھو، یہ بات بے تکلفی میں بھی ملحوظ رہنی چاہئے۔ خطاب میں ایسا لفظ جس سے بے ادبی معلوم ہو ہرگز مت استعمال کرو۔ اگر شوہر کچھ کہے تو اول غور سے سنو۔ پھر ادب کے ساتھ مناسب جواب دو۔ نہ بہت بلند آواز سے اور نہ ایسی پست آواز سے کہ کچھ سنائی نہ دے اور بمقتضائے بشریت اگر تم سے کوئی غلطی یا قصور کسی معاملہ میں ہوجاوے تو اس کا اقرار کرکے معافی مانگ لو۔ اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔ تمہیں کوئی چیز دریافت کرنی ہو خواہ وہ مسائل دین سے تعلق رکھتی ہو خواہ معاملات دنیا سے تو اسے بکشادہ پیشانی دریافت کرو اور اچھی طرح سمجھ کر تسکین کرلو۔

در طلب کردن حقیقت کار
از خدا شرم دار و شرم مدار

ترجمہ: کسی مسئلہ کے دریافت کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے۔ شرم خدا سے کرنی چاہئے کہ گناہ نہ ہو۔(۱)

عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ یہ عادت بہت بری ہے،

---

(۱)۔عن أم سلمة، قالت: جاءت أم سليم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق، فهل على المرأة من غسل إذا احتلمت؟ قال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا رأت الماء، فغطت أم سلمة، تعني وجهها، وقالت: يا رسول الله أو تحتلم المرأة؟ قال: نعم، تربت يمينك، فبم يشبهها ولدها۔ صحيح البخاري: كتاب العلم: باب الحياء في العلم: (١ ص: ٣٨)۔

شوہر یا خسر کی جانب سے جو کھانے پینے کو ملے اس کو شکر کے ساتھ قبول کرنا چاہئے اور گو کتنا ہی قلیل ہو اس پر بھی شکر واجب ہے لاکھوں ایسے لوگ ہوں گے جن کو نہ تم جیسا کھانے کو اور نہ تم جیسا پہننے کو ملتا ہوگا اور نہ تم جیسا آرام ہوگا کھانے پہننے میں، دولت مندی میں ہرگز کسی کی حرص مت کرو۔(۱)

رشک وحسد سے بچو کہ اس میں علاوہ سخت گناہ کے خود انسان عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ دنیا کے اسباب میں ہمیشہ اپنے سے کم تر پر(۲) اور دین کے کاموں میں ہمیشہ اپنے سے بالاتر پر نظر رکھو۔ اس سے تم کو دنیا میں راحت اور نیکی کی توفیق ہوگی۔

خسرال کے گھر والوں کے ساتھ آدابِ معاشرت

خوش دامن کا ادب ہر امر میں مثل اپنی والدہ مشفقہ کے کرو اور ہر حال میں ان کی رضامندی کو مقدم سمجھو خواہ تم کو تکلیف ہو یا راحت مگر ان کی خلاف مرضی ایک قدم مت چلو۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ مت نکالو جس سے ان کو تکلیف ہو۔ ان سے جب بات کرو اور خطاب کرو تو ایسے الفاظ سے خطاب مت کرو جیسے اپنی برابر والیوں سے خطاب کرتی ہو۔ بلکہ ان الفاظ سے خطاب کرو جو بزرگوں سے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگر خوش دامن تم کو کسی امر میں تنبیہ کریں تو ان کے کہنے کو خاموشی کے ساتھ سننا چاہئے اگر بالفرض ناگوار اور تلخ بھی کہیں جس کی امید نہیں ہے تب بھی اس کو شربت خوش گوار کے گھونٹ کی طرح پی جاؤ اور ہرگز درشتی سے جواب نہ دو اور ان کی خدمت مثل اپنی والدہ

---

(۱)۔سیاتی تخریجه۔

(۲) عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا نظر أحدكم إلى من فضل عليه في المال والخلق، فلينظر إلى من هو أسفل منه۔ صحيح البخاري: كتاب الرقاق: باب: لينظر إلى من هو أسفل منه، ولا ينظر إلى من هو فوقه: (۱۰۲/۸۔۱۰۳)۔

کے کرو۔ اگر کسی کام کا دوسرے کو کہیں تو تم اس کو اپنی طرف سے انجام دو۔

خسر کی تعظیم واحترام مثل اپنے والد مہربان کے کرو۔ اور جس طرح خوش دامن کے ساتھ کلام کرنے میں ادب کا بیان ہم نے کیا ہے یہاں بھی اس طرح لحاظ رکھو، مثلاً اگر کوئی تم سے دریافت کرے کہ وہ کہاں گئے ہیں تو تم اس کے جواب میں کہو کہ فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ فلاں امر کی نسبت انہوں نے کیا کہا ہے تو تم جواب میں کہو کہ: ایسا فرمایا ہے۔ ان کو آرام پہنچانے اور ان کی خدمت کرنے میں جہاں تک ممکن ہو سعی کرو۔

کسی تقریب میں جانا ہو یا کسی عزیز سے ملنے جانا ہو تو اپنے خسر و شوہر سے اجازت لو۔(۱) اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو خوش دامن سے اجازت چاہو۔ اگر اجازت دیں تو جاؤ ورنہ مت جاؤ۔ اگر کسی تقریب میں جانے کو کہیں تو جاؤ گو تمہارا جی نہ چاہتا ہو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ خدانخواستہ وہ تمہیں ایسی جگہ جانے کو کہیں جہاں خلاف شرع باتیں ہوں۔ جس گھر یا مجلس میں خلاف شرع باتیں ہوں وہاں جانا منع ہے۔(۲)

اگر کوئی بی بی تم سے مرتبہ اور عمر میں بڑی ہے جیسے شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی اس کے ساتھ گفتگو اور اٹھنے بیٹھنے میں اس کے مرتبہ کا لحاظ رکھو۔ اور اس کے ساتھ اسی طرح شیر و شکر ہو کر رہو کہ گویا سگی بہنیں ہیں۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ تم اگر ایسا برتاؤ رکھو گی

---

(۱)۔فلا تخرج إلا لحق لها أو عليها أو لزيارة أبويها كل جمعة مرة أو المحارم كل سنة ولكونها قابلة أو غاسلة لا فيما عدا ذلك۔۔۔وفی رد المحتار: قوله (فيما عدا ذلك) عبارة الفتح وما عدا ذلك من زيارة الأجانب وعيادتهم والوليمة لا يأذن لها ولا تخرج الخ۔ رد المحتار مع الدر: كتاب النكاح: باب المهر: (مطلب فی منع الزوجة نفسها لقبض المهر)۔(۲۹۳/۴، ۲۹۴)۔

(۲)۔اس حدیث: وعن ابن عمر قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تتبع جنازة معها رانة... کے نقل کرنے کے بعد حضرت ملاعلی قاری لکھتے ہیں: وهذا أصل أصيل في عدم الحضور عند مجلس فيه المحظور۔ مرقاة المفاتيح: كتاب الجنائز: باب البكاء على الميت: (۲۰۷/۴) الرقم: ۱۷۵۱۔

توضرور ہے کہ دوسری طرف سے بھی ایسا ہی برتاؤ ہوگا اور اگر عمر و مرتبہ میں تم سے چھوٹی ہے تو اس کے ساتھ محبت اور پیار کا برتاؤ رکھو اور اس کو نہایت نرمی و ملائمت سے اچھی اچھی باتوں کی تعلیم دیتی رہو۔ اور وہ کوئی کام کرے تو تم خود مدد دے کر وہ کام کرادو اسی طرح شوہر کی بہن بھانجی وغیرہما کے ساتھ ان کے مرتبے کے مطابق سلوک اور مدارات سے پیش آؤ مگر اس میں حد اعتدال کو ضرور ملحوظ رکھو کیوں کہ حد اعتدال سے زیادہ مدارات میں نباہ مشکل ہے۔(۱)

اپنے گھر میں بیبیوں کے ساتھ جب بیٹھو یا کسی دوسرے گھر کسی تقریب میں عورتوں میں شامل ہو تو کسی کی نسبت پس پشت ایسی بات مت کہو کہ اگر وہ سنے تو برا مانے۔ اسی کو غیبت کہتے ہیں (۲) غیبت کا سخت گناہ ہے۔

گھر میں جو بچے ہیں خواہ وہ تمہارے خسر کی اولاد ہوں یا ایسے قریب رشتہ داروں کے جو اس گھر میں رہتے ہیں ان کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آؤ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(۳)

ہمارے حضور اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بچوں کے ساتھ محبت تھی۔ حتی کہ ایک

---

(۱)۔قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: أنزلوا الناس منازلهم۔سنن أبی داود: كتاب الأدب: باب في تنزيل الناس منازلهم: (۲۱۰/۷) الرقم: ۴۸۴۲۔

(۲)۔عن أبي هريرة، أنه قيل: يا رسول الله -صلى الله عليه وسلم-، ما الغيبة؟ قال: ذكرك أخاك بما يكره قيل: أفرأيت إن كان في أخي ما أقول؟ قال: إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته، وإن لم يكن فيه ما تقول فقد بهته۔ (۲۳۷/۲) الرقم: ۴۸۷۴۔

(۳)۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس منا من لم يوقر كبيرنا، ويرحم صغيرنا۔مسند أحمد: مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما (۵۲۹/۱۱) الرقم: ۶۹۷۳۔

مرتبہ ایک بچے نے آپ کی گود میں پیشاب بھی کردیا تھا۔(۱)

بعض عورتیں جن کو بچوں سے محبت ہوتی ہے بچے کو اس بہانے سے بلاتی ہیں آؤ تمہیں ایک چیز دیں اور کوئی چیز دینے کا ارادہ نہیں ہوتا۔صرف بلانا مقصود ہوتا ہے لیکن ایسا کہنا ایک قسم کا جھوٹ بولنا ہوتا ہے۔ایسا مت کرو۔

ایک بی بی نے ایک مرتبہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بچے کو کچھ دینے کو کہہ کر بلایا ،مگر اس نے خالی بہکایا نہ تھا بلکہ کوئی چیز اس کو دی بھی ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اس کو یہ نہ دیتی تو جھوٹ ہوجاتا۔(۲)

گھر میں اگر خادمہ ہے تو اس سے ہمت سے زیادہ کام نہ لو۔اگر کوئی کام اس پر بھاری ہو تو خود بھی اس کی مدد کرنی چاہئے ۔اس سے درشتی اور سخت کلامی سے پیش نہ آؤ۔ وہ بیمار ہو یا اسے کوئی تکلیف ہو تو اس میں اس کی پوری ہمدردی کرو جیسا کہ تم نے اپنی والدہ کا برتاؤ خادمہ عورتوں کے ساتھ دیکھا ہے اگر کبھی خادمہ کے سر میں درد بھی ہوا ہے تو خود اس کا کام کرلیا ہے اور ایسی حالت میں اسے تکلیف نہیں دی۔ہاں! یہ بھی نہ ہونا چاہئے کہ خادمہ بالکل آرام طلب اور کام چور ہوجائے۔ایسا کردینا خادمہ کے حق میں دشمنی ہے کہ پھر وہ جہاں جائے گی آقا کی مورد عتاب رہے گی۔کوئی اچھی چیز کھانے پینے کی آئے تو اس میں سے اس کو بھی کسی قدر دینی چاہئے۔تم نے یہ برتاؤ بھی اپنی

---

(۱)۔عن عائشة أم المؤمنين أنها قالت: أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبي، فبال على ثوبه، فدعا بماء فأتبعه إياه۔صحيح البخاری: كتاب الوضوء: باب بول الصبيان: (۱/۵۴).

۲۔عن عبد الله بن عامر، أنه قال: دعتني أمي يوما ورسول الله -صلى الله عليه وسلم- قاعد في بيتنا، فقالت: ها تعال أعطيك، فقال لها رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: وما أردت أن تعطيه۔ قالت: أعطيه تمرا، فقال لها رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: أما إنك لو لم تعطيه شيئا كتبت عليك كذبة. سنن أبي داود: كتاب الأدب: باب في الكذب: (۷/۳۴۳)الرقم: ۴۹۹۱۔

والدہ کا دیکھا ہے کہ گو کتنی ہی قلیل چیز ہو مگر اس میں بھی وہ خادمہ کا حصہ ضرور لگاتی ہیں۔ ہمیں اس میں کمال مسرت ہوتی ہے کہ ایثار کی صفت تم میں فطرۃً ہے۔ اس صفت میں اللہ تعالی اور ترقی دے اپنے شوہر اور سب گھر کی بیبیوں کے ساتھ یہ برتاؤ رکھو۔

گھر میں جو عورتیں اور باہر مرد مہمان ہوں ان کی مہمان داری حسب مرضی شوہر بہت کشادہ دلی اور ایثار سے کرنی چاہئے۔ مہمان کی خاطر اپنے معمولی کھانے کی نسبت تکلف بھی جائز ہے جو حد اسراف کو نہ پہنچے۔ اگر مہمان کوئی متقی خدا کے نیک بندوں میں سے ہو تو اس کی مہمانی کو موجب خیر و برکت سمجھنا چاہئے (۱) اور یوں تو کسی مہمان سے بھی دل تنگ نہ ہونا چاہئے۔ (۲)

ہمارے حضور انور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافر کو بھی مہمان کیا ہے۔ مہمان کی مدارات اور اس کے ٹھہرانے میں التجا کرنے کا مضائقہ نہیں ہے مگر نہ اس قدر اصرار کہ مہمان کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔ یہ بہت بری بات ہے کہ مہمان کو خاص کوئی ضرورت درپیش ہے اور وہ اس کی وجہ سے رخصت ہونا چاہتا ہے مگر میزبان صاحب ہیں کہ اصرار کر رہے ہیں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے رہے ہیں یہ خود اچھی بات نہیں ہے جس میں مہمان کا دل تنگ ہو اور اس کا حرج بھی ہو۔ ہمارے حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس اللہ سرہٗ (۳) ایسے اصرار کو ہرگز پسند نہ فرماتے تھے۔ مہمان کے ساتھ جو مدارات کی جاوے اس کو ہرگز اپنی طرف سے احسان مت سمجھو بلکہ اس نے تم پر احسان کیا کہ

---

(۱)۔ عن أبي سعيد، عن النبي - صلى الله عليه وسلم -، قال: لا تصاحب إلا مؤمنا، ولا يأكل طعامك إلا تقي۔ سنن أبی داود: كتاب الأدب: باب من أن يؤمر أن يجالس: (۷/۲۰۳) الرقم: ۴۸۳۲۔

(۲)۔ عن أبي شريح الكعبي: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه۔ صحيح البخاری: كتاب الأدب: باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه: (۸/۳۲).

(۳) قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی خلیفہ مجاز قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہما۔

اپنا مقسوم رزق تمہارے یہاں کھایا اور تم کو ثواب میں داخل کیا۔

شکر بجا آر کہ مہمان تو

روزی خود می خورد از خوان تو

ترجمہ: یعنی شکر ادا کر کہ تیرا مہمان اپنی روزی تیرے دسترخوان سے کھاتا ہے۔(۱)

اسی طرح اگر کسی کے ساتھ سلوک کرو تو اس پر احسان مت دھرو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ احسان دھرنے سے سلوک کرنے کا ثواب باطل ہوجاتا ہے(۲)، پس یہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ہونا چاہئے۔

گھر کی بہبود اور اس کی رونق کے لئے انتظام خانہ داری ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اگر عمدہ طور سے ہے تو باوجود قلت معاش کے بھی گھر پر رونق معلوم ہوتی ہے اور اس گھر پر ناداری معلوم نہیں ہوتی اور اگر یہ انتظام درست نہیں ہے تو باوجود دولت مندی کے بھی گھر پر نکبت اور نحوست برستی ہے۔ ہم نے بچشم خود بعض دولت مند گھروں کو دیکھا ہے کہ انتظام خانہ داری کا مستورات میں سلیقہ نہ ہونے سے ان کے گھر کی حالت مفلسوں کے گھروں سے بدتر ہے۔ بہت بڑی بات اس میں اخراجات کا اندازہ اور ان کے مواقع کا لحاظ رکھنا ہے۔ اخراجات میں اعتدال اور ان کا حسب موقع استعمال کرنا چاہئے۔

اعتدال سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ آمدنی کے لحاظ سے خرچ زیادہ نہ ہو اور نہ اس قدر کم کہ کنجوسی کی نوبت پہنچے۔ کنجوسی کرنے والوں اور حد اعتدال سے زیادہ خرچ کرنے

---

(۱)۔اسی بات کو ایک اردو شاعر نے اپنے شعر میں ڈھالا ہے کہ:

مت ہوں آپ غمگیں آمد مہمان پر

رزق وہ کھاتا ہے اپنا تیرے دسترخوان پر

(۲)۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى۔ البقرہ: ۲۶۴۔

والوں دونوں کی مذمت قرآن شریف میں آئی ہے۔(۱)

مال اور پیسے کی ایسی محبت کہ آدمی پیسہ پیسہ جوڑے اور ننانوے کے پھیر میں پڑا رہے علاوہ شرعاً مذموم ہونے کے اس سے خود زندگی وبال جان بن جاتی ہے۔(۲)

البتہ میانہ روی ایک ایسی چیز ہے کہ نہ تو اس سے انسان کنجوس کہلاتا ہے اور نہ فضول خرچ اور نہ ضرورت کے وقت اپنی حاجت سے بندر ہتا ہے۔(۳)

اخراجات کے موقع کا لحاظ خود خرچ کرنے والے انسان کا کام ہے کہ وہ خیال کرے کہ کس موقع میں کس قدر خرچ کرنا چاہئے۔اس کی نسبت جزئیات کا محفوظ کرنا دشوار ہے۔

روزمرہ کے مصارف کا حساب حسب مرضی شوہر لکھ لیا کرو اور روزمرہ یا ہفتہ میں ایک بار اس کو شوہر کے سامنے پیش کر دیا کرو تو بہت کچھ موجب اطمینان ہوگا۔حساب ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ دنیا اور دین دونوں کے لئے کار آمد ہے غلہ وغیرہ اجناس جو گھر میں آئیں اس کو تول لیا کرو۔(٤)

اور اسی طرح روپے پیسے کا شمار کر لیا کرو۔اور اگر کسی قرض دینے یا کسی سے لینے

---

(۱)۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۔ الإسراء: ۲۹۔

(۲)۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یهرم بن آدم وتشب منه اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر۔الصحیح لمسلم: کتاب الزکاۃ: باب کراهة الحرص علی الدنیا: (۲/۷۲۴) الرقم: ۱۰۴۷۔

(۳)۔عن عبداللہ بن مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما عال من اقتصد۔مسند أحمد: (۷/۳۰۲) الرقم: ۴۲۶۹۔

(٤)۔عن المقدام بن معدي کرب رضي اللہ عنه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: کیلوا طعامکم یبارك لکم۔صحیح البخاری: کتاب البیوع: باب مایستحب من الکیل: (۳/٦۷)

کا اتفاق ہو تو اس کو بھی لکھ لیا کرو(۱) اور اس کے واپس آنے پر بھی۔

اسی طرح دھوبی کے یہاں جو کپڑے دیئے جاویں وہ بھی بغیر لکھے نہ دئے جائیں اور زیادہ تر خوبی کی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس پارچہ وغیرہ نقد زیور ہو سب لکھا رہے کہ یہ بہت کارآمد ہے۔

من جملہ انتظام خانہ داری کے گھر کے سامان کی ترتیب ہے کہ جو چیز جہاں رکھنے کی ہے اس کو اسی جگہ رکھنا مناسب ہے فرش پلنگ چوکی وغیرہ وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ رکھے جاویں اور جس چیز کے نکالنے کی ضرورت ہو تو ضرورت پوری ہونے کے بعد اس کو اسی جگہ رکھنا لازم ہے۔

اسی طرح تمام برتن روز مرہ کے استعمال کے اور دیگر روزمرہ کے کام کی چیزوں کا خیال رکھو۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ لوٹے ایک طرف کولڑھکتے پھرتے ہیں، رکابیاں کہیں پڑی ہیں، دیگچیاں دھوئی بے دھوئی ہیں کہ مکھیاں بھنکتی ہیں، گھڑے الگ کھلے پڑے ہیں کہ کوے ان میں پانی پیتے اور بیٹ کرتے ہیں۔

کپڑوں کو ہمیشہ تہ کر کے رکھو ایسا نہ ہو کہ ادھر ادھر بکھرتے پھریں۔ اگر اونی کپڑے ہیں یا ریشمی تو ان کی ہمیشہ خبر گیری کرنی چاہئے۔ خاص کر موسم برسات میں بہت خیال رکھو ان کو کِرم یعنی کیڑا الگ جاتا ہے۔ اگرچہ انتظامی قوت انسان میں فطری ہے لیکن کوشش اور سعی کو بھی بہت کچھ دخل ہے۔ گھر میں جو بی بی لیاقت والی اور صاحب سلیقہ ہو ہمیشہ اس سے انتظام خانہ داری سیکھتی رہو اور بغور اس کے انتظام کو دیکھتی رہو اور پھر اس کی پیروی کرو۔ اب ہم ان چند کلمات کو ختم کرتے ہیں اور دوبارہ یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم ان ہدایات پر عمل کرو گی تو ان شاء اللہ تم کو دونوں جہاں میں کامیابی نصیب ہو گی اور دنیا میں ایسی آرام وراحت سے رہو گی کہ گھر نمونہ جنت بن جاوے گا اور یہ ہماری

---

(۱)۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيۡنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمّٗى فَٱكۡتُبُوهُۚ۔ البقرہ: ۲۸۲۔

طرف سے تمہارے لئے تمہاری شادی نکاح کا بہترین جہیز ہے اس کو ہفتہ میں دو تین بار دیکھ لیا کرو۔ اگر دو تین بار ممکن نہ ہو تو ایک بار ضرور بالضرور پڑھ لیا کرو۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تمہیں دین اور دنیا کی برکتیں نصیب فرماوے اور تم کو شامل کر کے یہ دعا کرتے ہیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱)

ہم تم سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ جب تک تمہارے والدین زندہ ہیں ان کے لئے سلامتی ایمان اور عاقبت بخیر ہونے کی دعا کیا کرو اور بعد اس جہاں سے ان کے رخصت ہونے کے ان کو دعائے مغفرت سے یاد رکھو۔ (۲)

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على رسوله خير الخلائق محمد وآله وأصحابه أجمعين

بندۂ ناچیز عبد الحق عفا اللہ عنہ، قصبہ پور قاضی۔ ضلع مظفر نگر۔ ۱۴ محرم ۱۳۳۰ھ

---

(۱)۔البقرة: ۲۰۱۔

(۲)۔عن أبي أسيد مالك بن ربيعة الساعدی، قال: بينا نحن عند رسول الله -صلى الله عليه وسلم- إذ جاءه رجل من بني سلمة، فقال: يا رسول الله -صلى الله عليه وسلم-، هل بقي من بر أبوی شي أبرهما به بعد موتهما؟ قال: نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما، وإنفاذ عهدهما من بعدهما، وصلة الرحم التي لا توصل إلا بهما، وإكرام صديقهما۔سنن أبی داود: كتاب الأدب: باب فی بر الوالدين: (۴۵۶/۷) الرقم: ۵۱۴۲۔



بیوی کے حقوق کی اہمیت

عبادت وریاضت کتنی قابل ستائش چیز ہے، مگر اسلام نے یہاں بھی برداشت نہیں کیا کہ عورتوں کے حقوق پر دست درازی کر کے ان کو محروم رکھا جائے اور ان سے علیحدہ رہ کر کوئی دن رات عبادت میں مشغول رہے۔ شروع شروع میں ایک سے زائد صحابیوں کے اس طرز عمل پر کہ راتوں کو عبادت گذاری میں بسر کرتے تھے میاں بیوی کے باہمی تعلقات کی ان کی نگاہوں میں وقعت نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر ان کو سمجھایا کہ: إِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا تم پر تمہاری بیوی کا بھی ضروری حق ہے۔(۱)

اس سلسلہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما(۲) اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا واقعہ بڑی تفصیل سے حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔(۳)

بیوی کے لئے نظافت کا اہتمام: اپنی بیوی کے لئے اپنے آپ کو بہتر اور اچھا ثابت کرنے کی عملی صورتیں جہاں یہ ہیں کہ بیوی کی خاطر مدارات، دل جوئی وغیرہ میں

---

(۱)۔صحیح البخاری: کتاب النکاح: باب لزوجک علیک حق. (۷/۳۱)۔

(۲)۔ حوالہ بالا میں مکمل واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳)۔عن عون بن أبي جحيفة، عن أبيه، قال: آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان، وأبي الدرداء، فزار سلمان أبا الدرداء، فرأى أم الدرداء متبذلة، فقال لها: ما شأنك؟ قالت: أخوك أبو الدرداء ليس له حاجة في الدنيا، فجاء أبو الدرداء، فصنع له طعاما، فقال: كل فإني صائم، قال: ما أنا بآكل حتى تأكل، فأكل، فلما كان الليل ذهب أبو الدرداء يقوم، فقال: نم، فنام، ثم ذهب يقوم، فقال: نم، فلما كان آخر الليل، قال سلمان: قم الآن، قال: فصليا، فقال له سلمان: إن لربك عليك حقا، ولنفسك عليك حقا، ولأهلك عليك حقا، فأعط كل ذي حق حقه، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: صدق سلمان۔صحيح البخاری: كتاب الأدب: باب صنع الطعام والتكلف للضيف: (۸/۳۲۔۳۳)

کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے، اسی کے ساتھ ان باتوں کا بھی مردوں کو خاص طور پر یہ خیال رکھنا چاہئے جس کی طرف نبوی ارشادات میں اشارے کئے گئے ہیں۔

مثلاً: شوہر کو چاہئے کہ بیوی کے سامنے آئے تو صاف ستھرے کپڑوں میں آئے تاکہ اس کو دیکھ کر بیوی کو مسرت ہو، اور یہ محسوس کرے وہ خوشی سے پھول جائے کہ ہمارا شوہر لباس میں، وضع قطع میں صاف ستھرا، پاکیزہ مذاق ہے۔ گندہ گھناؤنا بدسلیقہ اور پھوہڑ نہیں ہے، آخر مرد چاہتا ہے کہ اس کی بیوی صاف ستھری رہے، میلی کچیلی نہ رہے تو اسی طرح عورتوں کو بھی تو طبعی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے شوہر خوش وضع ہوں، یوں بھی مسلمانوں کو کب اس کی اجازت دی گئی ہے کہ اپنے آپ کو ممسوخ ومنحوس شکل میں رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی صفائی، پاکیزگی، خوش وضعی کی اپنی آپ مثال تھی، کون نہیں جانتا کہ سفر وحضر ہر حال میں آئینہ، کنگھی، سرمہ دانی اور اسی قسم کی چیزیں جن سے اپنی اصلاح اور درستگی میں مدد ملتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التزاما اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔(۱)

سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی یوں بھی بری حالت میں رہے۔ حضرت عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے پریشان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ: بالوں کو درست کرلے۔ چناں چہ اس نے اشارہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکر سر اور داڑھی کے بال درست کرلئے اور اس شخص کے پلٹتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس کو اچھی حالت میں دیکھا تو فرمایا: کیا یہ حالت پہلی حالت سے

(۱)۔عن سهل بن سعد قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر القناع ويكثر دهن رأسه ويسرح لحيته بالماء۔شعب الإيمان: (۵/۲۲۶)الرقم:۶۴۶۵۔

بہتر نہیں ہے؟ جو شیطان کی سی معلوم ہوتی تھی۔(۱)

یہ حدیث بھی مشہور ہے:

اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ ، نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ۔(۲)

ترجمہ: ''اللہ پاک ہے، پاکی کو پسند کرتا ہے۔ اللہ پاکیزہ ہے پاکیزگی کو محبوب رکھتا ہے۔''

بیوی کے لئے سامانِ طہارت ونفاست: ان حدیثوں کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ شوہر کو بیوی کے لئے خصوصاً صاف ستھرا رہنا چاہئے اور بیوی کو شوہر کے لئے تو یہ ایسی بات ہوگی جس پر عمل کرنا چاہئے فقہائے کرام نے تفصیل بیان کی ہے کہ مردوں کے فرائض میں سے ایک فریضہ یہ بھی ہے کہ ایسے سامان فراہم کر کے دے جس سے وہ اپنے آپ کو صاف ستھری رکھ سکے۔

وَیَجِبُ عَلَیْہِ مَا تُنَظِّفُ بِہٖ وَتُزِیْلُ الْوَسَخَ کَالْمُشْطِ وَالدُّھْنِ وَالسِّدْرِ وَالْخِطْمِیِّ وَالْأُشْنَانِ وَالصَّابُوْنِ عَلٰی عَادَۃِ أَھْلِ الْبَلَدِ۔۔۔وَأَمَّا الطِّیْبُ فَیَجِبُ عَلَیْہِ مَا یَقْطَعُ بِہِ السَّھُوْکَۃَ لَا غَیْرُ، وَعَلَیْہِ مَا تَقْطَعُ بِہِ الصُّنَانَ۔(۳)

ترجمہ: شوہر پر واجب ہے کہ بیوی کے لئے ایسی چیزوں کا سامان کر دے جس سے وہ اپنے کو صاف ستھری رکھ سکے اور میل کچیل سے پاک رہے، جیسے: کنگھی، تیل، بیری کی پتی،

---

(۱)۔عن زید بن أسلم أن عطاء بن یسار أخبرہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم في المسجد فدخل رجل ثائر الرأس و اللحیۃ فأشار إلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بیدہ أن اخرج کأنہ یعني إصلاح شعر رأسہ و لحیتہ ففعل الرجل ثم رجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم: ألیس ھذا خیرا من أن یأتي أحدکم ثائر الرأس کأنہ شیطان ۔المؤطا لمالک: کتاب الشعر: باب إصلاح الشعر: ص: ۵۰۱۔ الرقم: ۱۸۱۹۔

(۲)۔سنن الترمذی: کتاب الآداب: باب ماجاء فی النظافۃ: (۴۰۹/۴) الرقم: ۲۷۹۹۔

(۳)۔رد المحتار: کتاب الطلاق: باب النفقۃ: (۲۹۱/۵).

خطمی، اشنان اور صابن جیسا کہ وہاں رواج ہو اور جس سے بد بو کر دور کر سکے اتنی خوشبو کا فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح بغل کی بد بو دفع کرنے کا سامان بھی۔

وَعَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ مَا تَغْسِلُ بِهِ ثِيَابَهَا وَبَدَنَهَا مِنَ الْوَسَخِ(۱)

ترجمہ: ''اور (خاوند کے ذمہ) اتنا پانی بھی فراہم کردینا شوہر پر ضروری ہے جس سے اپنے کپڑے اور بدن دھو سکے۔''

حدیث میں جہاں ذکر کیا گیا ہے کہ شوہر اگر سفر میں گیا ہوا ہے تو اس کو واپسی کے وقت چاہئے کہ بیوی کو کسی ذریعہ سے اپنی آمد کی اطلاع کر دے، دفعۃً پہنچنے کی کوشش نہ کرے وہاں اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ عورت چوں کہ شوہر کے نہ ہونے کی صورت میں صفائی کا وہ اہتمام نہیں رکھتی جو اس کو شوہر کے لئے رکھنا چاہئے۔ اس لئے پہلے اگر عورت کو اطلاع مل جائے گی تو وہ اپنے آپ کو سنوار لے گی۔(۲)

عورت کی مصیبت میں اظہار وفاداری: شوہر کا یہ بھی اخلاقی فریضہ ہے کہ بیوی کے ساتھ وفاداری اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرے اگر حوادث زمانہ کی وجہ سے عورت پر کوئی ناگہانی مصیبت آجائے تو محبت اور لطف وکرم میں کمی نہ کرے بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاق ومروت سے پیش آئے، بیمار پڑ جائے، علاج کرائے کوئی دوسری مصیبت آئے اس کے دفعیہ کی سعی کرے اگر کسی بیماری کی وجہ سے اس کی صورت وشکل میں فرق آجائے تو عورت کو بدصورت دیکھ کر بے مروتی اور بداخلاقی کا برتاؤ نہ کرے۔ بلکہ اس کی دل دہی اور دل جوئی کرے۔ مرد اگر ایسا نہ کرے گا تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اس کی مسرت حزن وملال میں تبدیل ہو جائے اور عورت مرد کی بے وفائی پر گھٹ گھٹ کر جان دے دے گی۔

---

(۱)۔ الجوهرة النيرة: كتاب النفقات: (۱۶۵/۲)۔

(۲)۔ عن جابر بن عبد الله قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة فلما قدمنا المدينة ذهبنا لندخل فقال: أمهلوا حتى ندخل ليلا أي عشاء كي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة۔ الصحيح لمسلم: كتاب الإمارة: باب كراهة الطروق وهو الدخول ليلا لمن ورد من سفر: (۵۲۷/۳) الرقم: ۷۱۵۔

ٹھنڈے دل سے سوچنے کی بات ہے،کل ایک حسین ودلفریب عورت کوشادی کر کے لائے ،اس پر اپنی جان نثار کی اور بلائیں لیں اوراس کی خوشنودی کے لئے بازار چھان مارااور قیمتی سے قیمتی زیوراور کپڑے لاکردیئے ،سب کی ناراضی برداشت کی ،مگر رفیقۂ حیات کی اداسی برداشت نہ ہوسکی۔اتفاق کی بات وہی بیمار ہوئی اور آج اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چیچک نے اس کی صورت بگاڑ دی یا آنکھوں کی بینائی چھین لی۔آئینہ دیکھتی ہےتو اس کی آنکھوں میں آنسوڈبڈبا آتے ہیں کہ یہ کیا سے کیا بن گئی اوراگراندھی ہوگئی ہے تب تو ساری دنیا ہی اندھیری ہے۔بیچاری عورت ان مصیبتوں کی تاب نہ لاکر دن رات روتی ہے اس پر ظلم یہ ہوا کہ شوہر کی آنکھیں پھر گئیں ، بات بات پر غریب جھڑکی جارہی ہے۔اس کو گھر سے نکال دینے کی دھمکی دی جارہی ہے اور بے قصور ٹھوکر لگائی جارہی ہے۔یہ بساط محبت کیوں الٹ گئی اور بہار خزاں میں کیوں تبدیل ہوگئی؟ کہ حسن وجمال جاتا رہا وہ بھی قدرتی مرض سے۔

للہ سوچا جائے انسانیت کا یہی تقاضا ہے،محبت کا یہی انجام ہےاوراخلاق کی عدالت کا یہی فیصلہ ہے، پھر یہ بھی پیش نظر رکھنے کی سعی کی جائے کہ غریب وبے کس عورت کی دل سوزیوں کا وبال کس کے سر ہوگا۔اس کے گرم گرم آنسو جوآنکھوں سے جاری ہیں کیا رنگ لائیں گے۔یقین کیجئے اسلام ایسی بے مروتی اورکج خلقی کی اجازت نہیں دیتا۔وہ ایسی سنگ دلی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ اعلان کرتا ہے کہ: مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ یعنی جورحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔(۱)

بیوی کے جذبات کا پاس: یہ تو ایک ضمنی بات تھی ، بتانا یہ تھا کہ شوہر کے فرائض میں

---

(۱)۔عن الزهري، حدثنا أبو سلمة بن عبد الرحمن، أن أبا هريرة رضي الله عنه قال: قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وعنده الأقرع بن حابس التميمي جالسا، فقال الأقرع: إن لي عشرة من الولد ما قبلت منهم أحدا، فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: من لا يرحم لا يرحم۔صحيح البخاری: كتاب الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته: (۸/۷).

یہ بھی داخل ہے کہ وہ بیوی کی ہر طرح دل جوئی کرے اس کے تمام داعیات وجذبات کا پاس کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ ایک رات بحیثیت خلیفہ گشت کر رہے تھے کہ: ایک گھر سے دردناک اشعار پڑھے جانے کی آواز آئی، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے ایک عورت یہ شعر اپنے خاص انداز میں پڑھ رہی تھی۔

فَوَ اللّٰـهِ لَوْ لَا اللّٰـهُ تُخْشَى عَوَاقِبُهُ

لَزُحْزِحَ مِنْ هَذَا السَّرِيْرِ جَوَانِبُهُ

”خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ کے عقاب کا خوف نہ ہوتا و بلاشبہ

اس چارپائی کے کنارے جنبش میں ہوتے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں باہر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس سچے جذبہ محبت کا گہرا اثر پڑا۔ وہ اپنی صاحبزادی امّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے (جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں تھیں) پوچھا، عورت مرد کے بغیر کتنے دنوں تک صبر کرسکتی ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چار مہینے۔ یہ معلوم کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت خلیفہ سپہ سالاروں کے نام یہ حکم بھیج دیا:

لَا يَتَخَلَّفُ الْمُتَزَوِّجُ عَنْ أَهْلِهِ أَكْثَرَ مِنْهَا (۱)

”جو شادی شدہ ہو وہ اپنی بیوی سے چار مہینے سے زیادہ غائب نہ رہے۔“

اس تاریخی واقعہ سے ثابت ہوا کہ آدمی پر ان باتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بیوی کے داعیات وجذبات کو بھول نہ جائے اور اگر زیادہ مدت کے لئے پردیس میں رہے تو بال بچوں کو ساتھ رکھے۔

---

(۱)۔ ردالمحتار: کتاب النکاح: باب القسم: (۳۸۰/۴)۔

بیوی پر اعتماد: مرد کا یہ بھی فریضہ ہے کہ بیوی پر اعتماد کرے اور گھر کے اندرونی معاملات اس کے حوالے کر دے تاکہ وہ اپنی حیثیت کو جان سکے۔ اور اس کی عزت وعظمت اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو گھر کا نگران قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا (۱)

''یعنی عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے۔''

دوسری بہت سی حدیثوں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جن میں کہا گیا ہے کہ عورتیں اپنے شوہروں کے مال کی محافظ ہیں۔ (۲)

عورتوں پر اعتماد سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ اس کا وقار بلند ہوگا اور یہ اپنے کو گھر کے ایک شعبہ کی ذمہ دار سمجھیں گی، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد کو بڑی حد تک سکون رہے گا اور اس کو اطمینان کی زندگی میسر ہوگی۔

بیوی کی راز داری: بیوی کا مرد پر ایک حق یہ بھی ہے کہ مرد عورت کے پردہ کی بات دوسروں سے نہ کہے، بلکہ اس راز کو راز ہی کے درجہ میں رہنے دے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی کے پردہ کی باتوں کو افشاء کرے۔ (۳)

---

(۱)۔صحیح البخاری: کتاب النکاح: باب المرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا: (۷/۳۲)۔

(۲)۔عن أبي هريرة قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خير النساء قال: التي تطيع إذا أمر وتسر إذا نظر وتحفظه في نفسها وماله۔السنن الكبرى للنسائی: (طاعة المرأة زوجها) (۸/۱۸۴) الرقم: ۸۹۱۲۔

(۳)۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن من أشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرجل يفضي إلى امرأته وتفضي إليه ثم ينشر سرها۔الصحيح لمسلم: كتاب النكاح: باب تحريم إفشاء سر المرأة: (۲/۱۰۶۰) الرقم: ۱۴۳۷۔

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے

آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے

کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتادیجئے مجھے

اور جوبدزیب ہیں وہ بھی بتادیجئے مجھے

تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کوبھی ہوامتیاز

اور مجھ پرآپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز

یوں کہاماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری

گوش دل سے بات سن لوزیوروں کی تم زری

سیم وزرکے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا

پرنہ میری جان ہوناتم کبھی ان پرفدا

سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے

چاردن کی چاندنی ہےاور پھراندھیری رات ہے

تم کو لازم ہے کرومرغوب ایسے زیورات

دین ودنیا کی بھلائی جس سےاے جاں آئے ہاتھ

سرپہ جھومر عقل کارکھنا تم اے بیٹی مدام

چلتے ہیں جس کے ذریعہ سی ہی سب انساں کے کام

بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی

اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہوبھری

اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم وخرسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دست کاری خوب ہے
دست کاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی اے مری جاں زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر
سیم وزر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

تمت بالخیر وبحمد اللہ



مراجع ومصادر

(باعتبار وفیات مصنفین)

كتب الحديث

❶ الـمؤطا: للإمام مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المولود: ۹۳هـ، ـ المتوفى: ۱۷۹هـ) ـ ت: الدكتور الشيخ خليل مامون الشيخا، دار المعرفة، بيروت، لبنان، الطبعة الثانية: ۱۴۲۹ - ۲۰۰۸ـ

❷ المصنف لابن أبى شيبة: لأبي بكر بن أبي شيبة عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان العبسي (المولود: ۱۵۹هـ المتوفى: ۲۳۵هـ) ت: محمد عوامه، شركة دار القبلة، الطبعة الأولى: ۱۴۲۷ - ۲۰۰۶ـ

❸ مسند أحمد: لأبى عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل (المولود: ۱۶۴هـ المتوفى: ۲۴۱هـ) ت: شعيب الأناؤوط وآخرون، مؤسسة الرسالة.

❹ صحيح البخاري: لمحمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري (المولود: ۱۹۴هـ المتوفى: ۲۵۶هـ) ت: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة.

❺ الصحيح لمسلم: لـمسلم بن الحجاج أبي الحسن القشيري النيسابوري (المولود: ۲۰۴هـ المتوفى: ۲۶۱هـ) ت: محمد فواد عبد الباقى، دار الكتب العلمية: الطباعة الأولى: ۱۴۱۲ - ۱۹۹۱ـ

❻ سنن ابن ماجة: لأبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المولود: ۲۰۹هـ، المتوفى: ۲۷۳هـ).... ...حقق نصوصه.... محمد فواد عبد الباقي: مطبعة دار إحياء كتب العربية.

❼ سنن أبي داود: لسليمان بن الأشعث بن شداد بن عمرو، الأزدي أبي داود السجستاني (المولود: ۲۰۲هـ المتوفى: ۲۷۵هـ) ت: شعيب الأرناؤوط ومحمد كامل، شركة الرسالة العالمية، دمشق، الطبعة الأولى: ۲۰۰۹ - ۱۴۳۹ـ

❽سنن الترمذي:لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة (المولود:۲۰۹ھ المتوفى:۲۷۹ھ)۔ ت:د:بشار عواد معروف،دار الغرب الإسلامی،الطبعة الأولى:۱۹۹۶ .

❾مسند البزاز:للإمام أبی بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى:۲۹۲ھ) ت:محفوظ الرحمن زين الله،الطبعة الأولى: ۱۴۰۹ھ۱۹۸۸ء مؤسسة علوم القرآن۔بيروت۔

❿السنن الكبرى: للإمام أحمد بن شعيب أبی عبد الرحمن النسائي، (المتوفى: ۳۰۳ھ): ت:حسين عبدالمنعم الشلبی، مؤسسة الرسالة۔الطبعة الأولى: ۱۴۲۱ھ۲۰۰۱ء

⓫ المستدرك على الصحيحين للحاكم:محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه النسيابوري (المولود: ۳۲۱ھ المتوفى: ۴۰۵ھ) أشرف عليه:د۔يوسف عبدالرحمن المرعشلي دار المعرفة، بيروت.

⓬ مسند الشهاب:للقاضی أبی عبدالله محمد بن سلامة القضاعی (المتوفى:۴۵۴ھ) ت:حمدی عبدالمجيد السلفی،مؤسسة الرسالة،الطبعة الأولى:۱۴۰۵۔۱۹۸۵۔

⓭ شعب الإيمان: للإمام أبی بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي۔ (المتوفى:۴۷۵ھ)۔ ت:أبی طاهر محمد السعيد زغول، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى:۱۴۲۱ھ۲۰۰۰ء

⓮ كنز العمال: للإمام علاء الدين علي بن حسام الدين المتقي الهندي البرهان فوري (۹۷۵ھ) ضبط وتصحيح:الشيخ بكری حيانی والشيخ صفوة سقا۔الطبعة الخامسة:۱۴۰۵ھ۱۹۸۵ء

شروح الحديث

❶ مرقاة المفاتيح:۔للإمام الملا على القاري (المتوفى:۱۱۱۴ھ)۔ت:الشيخ جمال العيتانی، دار الكتب العلمية۔الطبعة الأولى:۱۴۲۲ھ۲۰۰۱ء

كتب الفقه

❶بدائع الصنائع:للإمام علاء الدين الكاساني (المتوفى:۵۸۷ھ) ۔ت:الشيخ على محمد معوض



وغیرہ۔ دار الکتب العلمیة۔

❷ الجوهرة النيرة: أبی بكر بن علي بن محمد الحدادي العبادي اليمني - الزَّبِيدِيّ (المتوفى: ۸۰۰ھ)۔ مکتبہ حقانیہ، ملتان پاکستان، سن اِشاعت درج نہیں۔

❸ البحر الرائق: للإمام زين الدين ابن نجيم الحنفي (المتوفى: ۹۷۰ھ). ضبطه: الشيخ زكريا عميرات۔ دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: ۱۹۹۷/۱٤۱۸

❹ مجمع الأنهر: عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده. (المتوفى: ۱۰۷۸ھ)۔ ت: خليل عمران المنصور۔ دار الكتب العلمية۔ سنة النشر: ۱۹۹۸/۱٤۱۹ھ

❺ ردالمحتار: للإمام ابن عابدين، محمد أمين بن عمر (المتوفى: ۱۲۵۲ھ)۔ دراسه وتحقيق: الشيخ عادل أحمد۔ دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى: ۱۹۹٤/۱٤۱۵ء

مفتی احسان الحق کے دیگر علمی و تحقیقی شہ پارے

❶ پیر کامل حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شجرات طریقت (مطبوع)

❷ سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ سے متعلق چند غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ (مطبوع)

❸ سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ کے ایک شجرہ پر تحقیقی مطالعہ (مطبوع)

❹ کیا نسبت اویسیہ نسبت متصلہ سے زیادہ قوی ہے۔۔۔؟ (مطبوع)

❺ حضرت شیخ الحدیث (مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا (مطبوع)

❻ حضرت مولانا قاضی عبدالعزیز کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (مطبوع)

❼ یادگار زمانہ (حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینی رحمۃ اللہ علیہ) (مطبوع)

❽ مولانا عبدالعزیز پڑھاوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کا فقہی مسلک (مطبوع)

⑨ فضائل حج اور عمرہ پر چالیس منتخب احادیث۔(ترجمہ وتخریج)۔ (مطبوع)

⑩ الأربعین فی إفشاء السلام (ترجمہ وتخریج)۔ (مطبوع)

⑪ دلائل الخیرات: بطرز حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی نوراللہ مرقدہ۔ (مطبوع)

⑫ عقدالجواھر البھیہ فی الصلاۃ علی خیر البریة (تخریج) (مطبوع)

⑬ چالیس احادیث (ارشادفرمودہ اساتذہ جامعہ بنوری ٹاؤن)۔ (مطبوع)

⑭ اسلامی دلہن (تخریج)۔ (زیرنظر رسالہ)

⑮ فضائل واحکام رمضان (تخریج)۔ (مطبوع)

⑯ مسنون دعائیں (تخریج)۔ (مطبوع)

⑰ ملفوظات مشائخ نقشبند (جس میں سو سے زائدہ مشائخ نقشبند کے ملفوظات جمع کئے گئے ہیں) (زیرطبع)

⑱ حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہیدؒ کی چند نصائح وملفوظات (زیرطبع)

⑲ تذکرۃ المشائخ، بزبان حضرت چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (زیرطبع)

⑳ حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن شہید رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تدریس (زیرطبع)

㉑ سلسلہ چشتیہ اور حضرات چشتیہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں (زیرطبع)

㉒ بانی سلسلہ شاذلیہ کے مختصر حالات (شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ) (زیرطبع)

㉓ ملفوظات ونصائح حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ (زیرطبع)

㉔ مشاہیر خیبر پختون خواہ کے شجرات طریقت (زیرطبع)

۲۵ بانی سلسلہ رفاعیہ اوران کے ملفوظات واحزاب (زیرطبع)

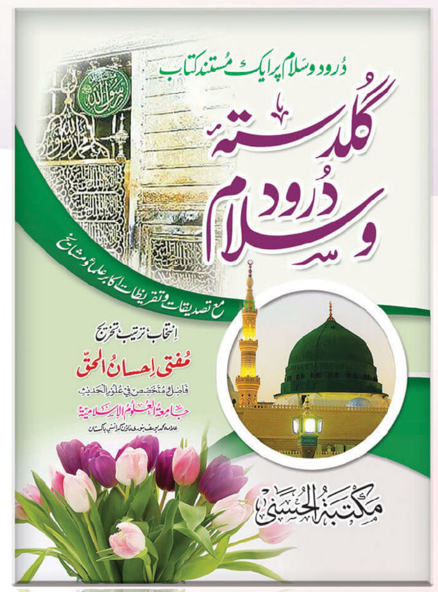
۲۶ الأربعین فی تعلیم الدین (تخریج)۔ (زیرطبع)

۲۷ کسب حلال وادائے حقوق (تخریج)۔ (زیرطبع)

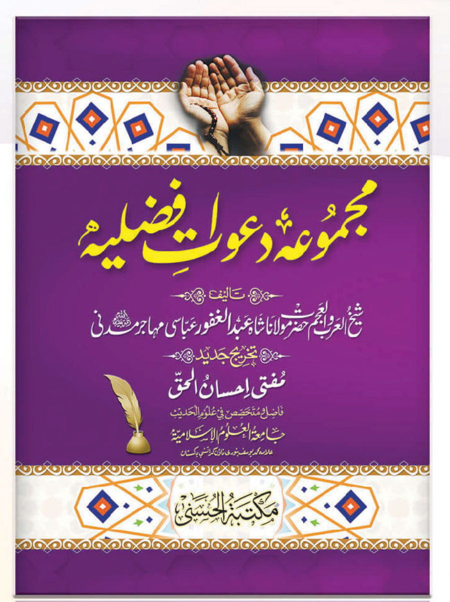
۲۸ قواعدالنحو۔۔۔۔ماخوذازہادیہ شرح کافیہ (زیرطبع)

۲۹ الفیضی شرح دیوان الحماسہ(تصحیح وتخریج)۔ (زیرطبع)

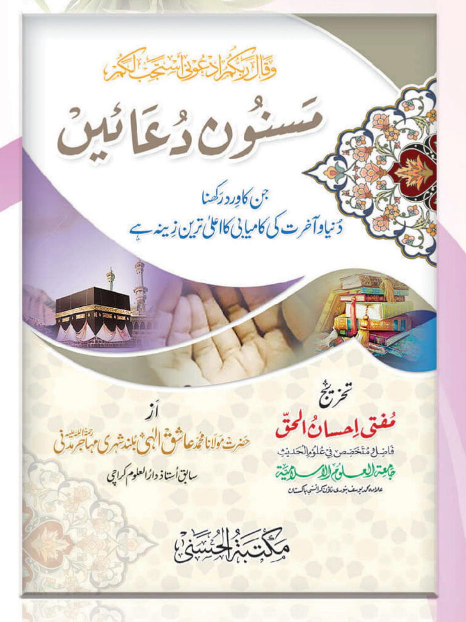
۳۰ الکافیۃ فی النحو(سوالا جوابا) (زیرطبع)



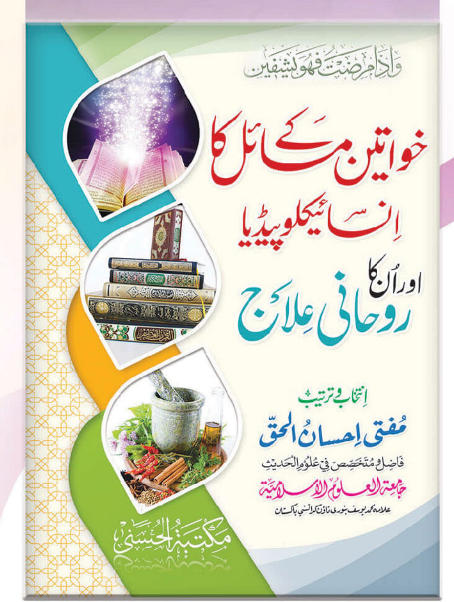
درود وسلام پر ایک مستند کتاب
گلدستۂ
درود وسلام
مع تصدیقات وتقریظات اکابر علماء ومشائخ
انتخاب، ترتیب، تخریج
مفتی احسان الحق
فاضل و متخصص فی علوم الحدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی پاکستان
مکتبۃ الحسنیٰ



مجموعۂ دعواتِ فضلیہ
تالیف
شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبد الغفور عباسی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
تخریج جدید
مفتی احسان الحق
فاضل و متخصص فی علوم الحدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی پاکستان
مکتبۃ الحسنیٰ



وقال ربکم ادعونی أستجب لکم
مسنون دعائیں
جن کا وِرد رکھنا
دنیا و آخرت کی کامیابی کا اعلیٰ ترین زینہ ہے
تخریج
مفتی احسان الحق
فاضل و متخصص فی علوم الحدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی پاکستان
از
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سابق استاذ دار العلوم کراچی
مکتبۃ الحسنیٰ



واذا مرضت فهو يشفين
خواتین مسائل کا
انسائیکلوپیڈیا
اور اُن کا
روحانی علاج
انتخاب و ترتیب
مفتی احسان الحق
فاضل و متخصص فی علوم الحدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی پاکستان
مکتبۃ الحسنیٰ



مکتبۃ الحسنیٰ